اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کی نصرت کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

وقف ترمیمی بل ۲۰۱۰ - مسلمانوں کے خدشات

بل پر بھرپور نظر ثانی

کے لئے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی اپیل

www.zakatindia.org info@zakatindia.org

اوقاف کے خیر خواہ حلقوں سے طویل اور وسیع تر صلاح ومشورے کے بعد زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل دستاویزات پر مبنی ایک تقابلی خاکہ پیش کر رہا ہے۔

(الف) مسلمانوں کی سماجی، اقتصادی اور تعلیمی صورت حال پر رپورٹ تیار کرنے والی وزیر اعظم کی اعلیٰ سطحی جسٹس سچر کمیٹی کی سفارشات جس نے اپنی رپورٹ ۱۷ نومبر ۲۰۰۶ کو وزیر اعظم کو پیش کردی تھی۔

(ب) ۲۰۰۶ میں مقرر کی گئی وقف سے متعلق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی سفارشات جس نے اپنی رپورٹ فروری ۲۰۰۸ میں پیش کی۔

(پ) سچر کمیٹی کی سفارشات پر (۱) مرکزی وزارت برائے اقلیتی امور، (۲) دوسری متعلقہ وزارتوں اور (۳) ان کی جوائنٹ کمیٹیوں کی آراء۔ ان آراء کی بنیاد پر ہی کیبنٹ نوٹ تیار ہوا۔

(ت) وقف ترمیمی بل ۲۰۱۱ میں وزارت برائے اقلیتی امور کی طرف سے دی گئی تجاویز

اس تقابلی تجزیہ سے مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

(الف) وقف ترمیمی بل ۲۰۱۱ میں کچھ اچھی ترمیمات شامل کی گئی ہیں جو کہ مندرذیل ہیں۔

(۱) وقف سروے کا خرچ ریاستی حکومتیں برداشت کریں گی۔

(۲) جن ریاستوں میں وقف بورڈ نہیں ہیں وہاں ایک سال کے اندر ہی وقف بورڈ قائم کئے جائیں گے۔

(۳) کوئی وزیر وقف بورڈ کا ممبر نہیں ہوگا۔

(۴) وقف املاک پر قبضہ کرنے والوں کے لئے قید بامشقت کی

(۵) وقف ٹریبونل تین رکنی ہوگا۔

(ب) اس بندوبست کے باوجود **سچر کمیٹی اور مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی بہت سی اہم تجاویز یا تو اس بل میں شامل ہی نہیں کی گئی ہیں یا انہیں جزوی طور پر لیا گیا ہے۔** اس سلسلے میں ہماری تحقیق کی مکمل تفصیلات تو آپ ہمارے کتابچہ میں پیش کئے گئے خاکہ میں دیکھ سکتے ہیں، البتہ اس کا ایک مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) جے پی سی نے وقف سروے کولازم قرار دینے کی تجویز دی تھی لیکن بل میں اسے اختیاری (صواب دید پر) رکھا گیا ہے۔

(۲) وقف سے متعلق، آزادی کے بعد کے تمام معاملوں کوسروے میں شامل کرنے کی جے پی سی کی تجویز کوچھوڑ دیا گیا ہے۔

(۳) جے پی سی کی اس سفارش کوکہ وقف سروے کمشنر کے نوٹی فکیشن کوروینیوریکارڈ اورملکیت کے تعین کے لئے نظیر (mutation) مانا جائے (کے تعین میں تبدیلی کا مجاز مانا جائے)، کوچھوڑ دیا گیا ہے۔

(۴) سچر کمیٹی کی اس سفارش کوکہ سینٹرل وقف کاؤنسل کا صدر (بہ اعتبار عہدہ متعلقہ وزیر کے بجائے، کیوں کہ وہ دوسری مصروفیات میں گھرے ہوتے ہیں) کوئی آزاد شخص ہونا چاہئے، کوبھی بل میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(۵) سچر کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ سینٹرل وقف کاؤنسل کے سکریٹری کا عہدہ حکومت ہند کے جوائنٹ سکریٹری کے برابر ہونا چاہئے تاکہ سرکاری عہدیداروں کے ساتھ بامعنی اورموثر رابطہ ومکالمہ عمل میں آسکے۔ فی الحال اس عہدے کے لئے کوئی لیاقت طے نہیں ہے، حالانکہ ریاستی وقف بورڈ کے چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر (سی ای او) کے عہدہ کا مرتبہ متعین ہے (جسے عملہ میں سینٹرل وقف کونسل کے سکریٹری سے کافی جونیئر مانا گیا ہے)۔ مگر اس انتہائی اہمیت کی حامل سفارش کوبھی بل میں جگہ نہیں ملی ہے۔

(۶) ریاستی بارکونسل کے کسی مسلم ممبرکوریاستی وقف بورڈ کا ممبر بنانا تجویز کیا گیا ہے، بارکونسل میں کوئی مسلم ممبر نہ ہونے کی صورت میں حکومت قانون کا علم اور تجربہ رکھنے والے ریاست کے کسی بھی شخص کونامزد کرسکتی ہے، اوراس صورت میں اس کے مسلم ہونے کی شرط نہیں ہے۔ چنانچہ بل میں یہ ترمیم کرنے کی ضرورت ہے کہ مذکورہ ممبر مسلمان ہی ہو۔

(۷) ریاستی وقف بورڈ کے سرکاری ممبر کا عہدہ ریاستی حکومت کے ڈپٹی سکریٹری کے برابر رکھا گیا ہے، اس کام کیلئے یہ بہت ہی پست درجہ ہے۔ اسے ریاستی حکومت کے پرنسپل سکریٹری کے مرتبہ کا ہونا چاہئے۔ اس مرتبہ کا مسلم افسر موجود نہ ہونے کی صورت میں ریاست میں سب سے سینئر عہدہ پر موجود مسلم افسرکوممبر مقرر کیا جانا چاہئے۔

(۸) ریاستی وقف بورڈوں میں مسلم تنظیموں کی نمائندگی کوختم کردیا گیا ہے، جبکہ اسے باقی رکھنے کی ضرورت ہے۔

(۹) ایم پی، ایم ایل اے، وکلاء اورمتولیوں کی نمائندگی کے لئے انتخابی حلقے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

(۱۰) ریاستی وقف بورڈ کے سی ای او کا درجہ جے پی سی کے ذریعہ تجویز کئے گئے درجہ سے کم رکھا گیا ہے۔ اسکو

(۱۱) سچر کمیٹی نے اپنی تحقیق میں اس بات کودرج کیا کہ مسلم افسروں کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ سے وقف بورڈ کے سی ای او عام طور سے غیر تربیت یافتہ، نچلی سطح کے ریٹائرڈ افسران یا کبھی غیرافسر بھی، ہوتے ہیں جو ریاستی حکومت کے عملہ میں کوئی خاص مقام نہیں رکھتے۔ یا کسی سرکاری افسر کواضافی چارج کے ساتھ سی ای او بنادیا جاتا ہے۔ ایسے سی ای اوز کی ایک فہرست زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے مرتب کی ہے جو کتابچہ کے آخر میں منسلک کی گئی ہے۔ چنانچہ سچر کمیٹی نے ایک نیا کیڈر (جسے انڈین وقف سروس کہا جاسکتا ہے) تشکیل دینے کی پرزور سفارش کی تھی۔ یہ سفارش دستور ہند کے خاکہ سے پوری طرح مناسبت رکھتی ہے۔ لیکن اس انتہائی کارگر سفارش پرحکومت ہند میں کسی بھی اعلیٰ سطح پرتوجہ نہیں دی گئی۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے ذریعہ حق اطلاع قانون (آرٹی آئی ایکٹ) کے تحت کی گئی معلومات سے یہ بات سامنے آئی کہ ایک مختصر اوربے سوچا سمجھا منفی نوٹ وزارت برائے اقلیتی امور کے ایک ڈپٹی سکریٹری نے اس پر لگایا اوراس سلسلے میں سچر کمیٹی کے دلائل کی جانچ کئے بغیر ہی ڈپٹی سکریٹری کے منفی نوٹ کی توثیق اوپر تک ہوتی گئی۔

لہٰذا اس معاملے کو دوبارہ کھولے جانے اوراس پر نظرثانی کئے جانے اور

وزیر اعظم کی سطح سے وقف سے متعلق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) اورسچر کمیٹی کی سفارشات پر سنجیدگی سے توجہ دئے جانے کی شدید ضرورت ہے۔

وقف کے مفادات سینیئر افسران کی ضرورت سے اہمیت کے ساتھ وابستہ ہیں جو ریاستی وقف بورڈوں اورسینٹرل وقف کاؤنسل کومستقل دستیاب رہیں۔

(۱۲) ایک نیشنل وقف پراپرٹیز بورڈ بنانے اور مسلمانوں کے درمیان تعلیم کو فروغ دینے کے لئے ایک قومی بورڈ بنانے کی جے پی سی کی تجویز کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ انہیں بھی بل میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۳) وقف بورڈوں کے ذریعہ وقف املاک کو لیز (lease) پر دئے جانے کے سلسلے میں ریاستی حکومت کے کنٹرول کو غیر ضروری طور پر سخت تر رکھا گیا ہے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ ایک سال سے زیادہ لیز پر دینے کی ہر کارروائی کی رپورٹ ریاستی حکومت کو دی جائے گی جو اس پر ۴۵ دن کے اندر اپنا فیصلہ دے گی۔ یہ وقف بورڈ کی خود مختاری میں غیر ضروری مداخلت اور وقف کے روزمرہ معاملات میں ناحق مرکزیت قائم کرنا ہے۔

(۱۴) سچر کمیٹی کے ذریعہ تجویز کی گئی ''قابض'' (Encroacher) کی تعریف کو بے جان بنا دیا گیا ہے۔

(۱۵) وقف املاک پر بڑے پیمانے پر قبضوں کے مسائل سے نمٹنے کے لئے جے پی سی اور سچر کمیٹی نے (i) وقف بورڈ کے سی ای او کو مجسٹریٹ پاور دینے، (ii) وقف جائدادوں کو سرکاری املاک کی طرح تحفظ دینے (iii) سی ای او کو املاک خالی کرانے کا اختیار دینے (iv) قابضوں (encroachers) کو سزا دینے (v) قبضہ نہ ہٹانے کی صورت میں سرکاری افسروں پر جرمانہ ڈالنے، وقف کے کرایہ داروں کو ''پرسن انٹریسٹڈ'' (دل چسپی رکھنے والے لوگ) کی تعریف میں شامل کرنے اور ''وقف پریمائزز'' کی تعریف متعین کرنے کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ لیکن ان میں سے کوئی بات بھی مذکورہ بل میں شامل نہیں کی گئی ہے۔

(۱۶) سچر کمیٹی نے وقف ایکٹ کے تحت وقف املاک کو اسٹیٹ رینٹ کنٹرول قوانین سے مستثنیٰ کرنے کی سفارش کی تھی۔ بین وزارتی کمیٹی نے بھی کہا تھا کہ ایسا ہونا چاہئے۔ جے پی سی نے بھی اس بات کو دہرایا۔ پھر بھی اس تجویز کو بل سے الگ رکھا گیا ہے۔

(۱۷) جے پی سی نے وقف ٹریبونل کو کوئی معاملہ نمٹانے کے لئے ایک سال کی مدت دینے کی سفارش کی تھی۔ بل میں اسے چھوڑ دیا گیا۔

(۱۸) سچر کمیٹی نے وقف ٹریبونل کے چیئرمین اور ممبران کو کل وقتی (فل ٹائم) ہونے اور کسی دوسری اضافی ذمہ داری سے آزاد ہونے کی ضرورت جتائی تھی، اسے بل سے الگ رکھا گیا ہے۔

(۱۹) وقف املاک کو، ناجائز تصرفات سے عوامی املاک کو خالی کرانے کے قانون Public Premises (Eviction of Unauthorized Occupants) Act کے تحت لانے کی سچر کمیٹی اور جے پی سی کی تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(۲۰) جے پی سی نے زمین ایکوائر کرنے کے قانون میں وقف املاک کے حوالے سے شرائط وضع کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس سفارش کو بھی بل میں جگہ نہیں ملی۔

(۲۱) جے پی سی نے وقف قانون اور اس سے متعلق ضوابط واحکام کو محصول داری کے ریاستی قوانین اور دیگر تمام حکم ناموں سے بالاتر رکھنے کے لئے وقف قانون میں مناسب ترمیم کرنے کی سفارش کی تھی۔ وقف ترمیمی بل میں اسے بھی نہیں لیا گیا۔

مشترکہ پارلیمانی کمیٹی نے فروری ۲۰۰۸ میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''(جے پی سی) امید کرتی ہے کہ حکومت اس کی رپورٹ میں دی گئی تجاویز کو الفاظ اور ان کی روح کے ساتھ (من وعن) تسلیم کرلے گی''۔ دوسری طرف ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ کو وقف ترمیمی بل پیش کرتے ہوئے وزیر برائے اقلیتی امور نے پارلیمنٹ کو یہ نہیں بتایا کہ سچر کمیٹی اور جے پی سی کے ذریعہ پیش کی گئی کون سی تجاویز بل میں شامل نہیں کی گئی ہیں اور کیوں نہیں کی گئی ہیں۔ اسی طرح انھوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ بل میں وہ کون سے بندوبست کئے گئے ہیں جو نہ تو سچر کمیٹی نے اور نہ ہی جے پی سی نے تجویز کئے تھے۔ ان سنگین کارروائیوں اور کوتاہیوں پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔

www.zakatindia.org info@zakatindia.org

صورت حال انتہائی سنگین ہے۔وقف املاک سخت خطرے میں ہیں۔

ان لوگوں کوسلام جن کی وجہ سے بل راجیہ سبھا میں لٹک گیا، اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا راجیہ سبھا کی چیئر پرسن، لوک سبھا کے اسپیکر، ان کے نائبین، وزیر اعظم، یو پی اے چیئر پرسن، ہر دو اپوزیشن لیڈر، تمام ارکان پارلیمنٹ، خاص طور سے راجیہ سبھا کے ارکان سلیکٹ کمیٹی برائے وقف بل ۲۰۱۰ ، سیاسی جماعتوں، وزیر برائے اقلیتی امور، دیگر تمام وزراء اور متعلقہ افسران سے مخلصانہ اپیل کرتا ہے کہ براہ مہربانی پورے معاملہ کا از سر نو جائزہ لیں اور وقف ترمیمی بل میں موجود سنگین خامیوں سے وقف املاک و مسلمانوں کو ہونے والے ممکنہ ہمہ گیر نقصان کو روکیں۔ ساتھ ہی وقف سے متعلق سچر کمیٹی اور جے پی سی کی خوب سوچی سمجھی سفارشات کو بل میں شامل کرائیں۔

ڈاکٹر سید ظفر محمود

صدر ' زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نئی دہلی، ۱۱۰۰۲۵

مئی ۲۰۱۱